السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ادارۃ خدمة الکتاب والسنة کے قابل اعتماد رکن جناب پروفیسر حسین آزاد وہاڑی سے لکھتے ہیں۔ کہ مستدرک حاکم کا ترجمہ کرتے ہوئے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سامنے آئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ (عورتوں کو بلند وبالا محلات میں مت رکھو اور انہیں لکھنا نہ بھی سکھاؤ بلکہ انہیں سوت کاتنے اور سورہ مریم کی تعلیم دو۔ (مستدرک حاکم

اس حدیث کی وضاحت کریں جبکہ اسلامی خواتین کو زیور تعلیم سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے۔ پھر اس قسم کی احادیث کے پیش نظر منکرین حدیث کو احادیث پر اعتراض کا موقع ملتا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں شک نہیں کہ اسلام خواتین کو زیور تعلیم سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے۔ امہات المومنین کو اللہ تعالیٰ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ''تمہارے گھروں میں اللہ کی جو آیات اور دانائی کی باتیں پڑھی جاتی ہیں۔ ان کا ذکر کرتی رہو۔''(33الاحزاب :34)

اس آیت کریمہ میں ''حکمة'' سے مراد احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو اپنے گھروں میں قرآن وحدیث پڑھنے پڑھانے کی تلقین کی ہے۔ اس سے تعلیم نسواں کی طرف واضح اشارہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خواتین کو لکھنا پڑھنا سکھانا شریعت کی نظر میں جائز اور درست ہے۔ جبکہ مذکورہ حدیث سے عدم جواز معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کی استنادی حیثیت کو واضح کیا جائے۔ اور اس حدیث کو امام حاکم رحمة اللہ علیہ نے مستدرک (صفحہ 396 جلد2) اور امام بیہقی رحمة اللہ علیہ نے اپنی کتاب شعب الایمان (صفحہ 377 جلد5) میں روایت کیا ہے۔ بنیادی طور پر اسے امام حاکم رحمة اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ پھر انہیں کے واسطے سے امام بیہقی نے نقل کیا ہے۔ اس روایت میں ایک راوی عبد الوہاب بن الضحاک ہیں جن کے متعلق محدثین کرام نے اچھے تاثرات کا اظہار نہیں کیا۔ چنانچہ حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ ''کہ متروک ہے اور ابو حاتم نے اسے کذاب کہا ہے۔''(تقریب :222)

امام بخاری رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ''کہ اسے عجائب وغرائب بیان کرنے کی عادت ہے۔''(الکامل لابن عدی :5/1933)

امام دارقطنی رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں :''کہ مقلوب اور باطل احادیث وضع کرتے ہوئے دیکھا ہے۔''(تہذیب :6/396)

امام حافظ ذہبی رحمة اللہ علیہ نے تلخیص المستدرک میں اس حدیث کو موضوع قرار دیا ہے۔ اور فرمایا ''کہ اس کی آفت عبد الوہاب بن الضحاک ہے جسے امام ابو حاتم نے کذاب کہا ہے۔''(المستدرک 2/396)

امام بیہقی رحمة اللہ علیہ نے اس روایت کی ایک دوسری سند بیان کی ہے۔ اس کے متعلق لکھا ہے۔ کہ یہ روایت اس سند کے ساتھ بھی منکر ہے یعنی اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (شعب الایمان 389/5 حدیث نمبر 2227)

اس سند میں ایک راوی محمد بن ابراہیم الشامی ہیں جسے حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے منکر قرار دیا ہے۔ (تقریب : ص288)

اور ابن حبان کے حوالے سے لکھا ہے۔ کہ احادیث وضع کیا کرتا تھا۔ (تہذیب :9/14)

حافظ ذہبی رحمة اللہ علیہ نے مذکورہ روایت کو وضع حدیث کے سلسلہ میں بطور مثال بیان کیا ہے۔ نیز دار قطنی کے حوالہ سے لکھا ہے۔ کہ یہ راوی کذب ہے۔ (میزان الاعتدال :3/446)

ابن عدی رحمة اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس کی عام مرویات غیر محفوظ ہوتی ہیں۔ (الکامل :6/2275)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہ روایت بایں الفاظ منقول ہے :

(اپنی عورتوں کو خط وکتابت کی تعلیم نہ دو انہیں بالاخانوں میں مت رکھو عورت کے لئے بہترین تفریح سوت کاتنا اور مرد کے لئے سیر وسیاحت ہے۔''(ضعفاء لابن حبان :3/78''

(اس سند میں ایک راوی جعفر بن نصر ہے۔ جس کے متعلق امام ذہبی رحمة اللہ علیہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ متہم بالکذب ہے۔ (میزان الاعتدال :1/418

پھر انہوں نے اس سلسلے میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی اس حدیث کا حوالہ بھی دیا ہے۔ علامہ ابن عدی نے لکھا ہے کہ جعفر بن نصر ثقہ راویوں کے نام سے باطل احادیث بیان کرتا تھا پھر انہوں نے بطور مثال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ (الکامل :1/575)

مذکورہ تفصیل سے معلوم ہوا کہ عدم جواز کی جملہ روایات ناقابل اعتبار اور بے بنیاد ہیں۔ لہذا ان کو بنیاد بنا کر تعلیم نسواں کو ناجائز قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کتب حدیث میں چند ایسی بھی احادیث بھی ہیں۔ جو عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے متعلق بڑی وضاحت سے دلالت کرتی ہیں۔ چنانچہ شفاء بنت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ میرے ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ اور مجھے فرمایا: ''کہ تم حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مرض نملہ کی جھاڑ پھونک سکھا ؤ جیسا تم نے اسے خط وکتابت کی تعلیم دی ہے۔'' (مسند امام احمد: 6/372 ابو داؤد الطب 3887

نملہ ایک انتہائی تکلیف دہ قسم کا پھوڑا ہے۔ مریض ایسا محسوس کرتا ہے اس پر چیونٹیاں رینگتی اور اسے کاٹتی ہیں۔ یہ حدیث عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کی واضح دلیل ہے۔ اس کی تائید حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ایک اثر سے بھی ہوتی ہے۔

حضرت عائشہ بنت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت فرماتی ہیں۔ کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زیر کفالت تھی۔ لوگ مختلف ممالک سے ان کے پاس آیا کرتے تھے۔ اور ہدیہ پیش کرتے کیونکہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں میری بہت قدر ومنزلت تھی۔ تمام شہروں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نام خطوط میرے پاس آتے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہتی خالہ جان! یہ خط اور ہدیہ فلاں شخص نے بھیجا ہے۔ آپ مجھے فرماتیں: ''کہ بیٹی! کہ انہیں جواب لکھو اور ہدیہ کے بدلے بھی کچھ نہ کچھ روانہ کرو اگر تمہارے پاس کچھ نہ ہو تو میں دے دوں گی۔'' چنانچہ وہ مجھے کچھ دے دیا کرتی تھیں۔ (الادب المفرد: 287 حدیث نمبر 1118)

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ چھوٹی بچیوں کو تعلیم وتربیت کی ذمہ داری ان کے سرپرستوں پر ہے۔ کہ وہ اپنی صوابدید کے مطابق اس کا اہتمام کریں۔ البتہ بالغ خواتین کے لئے ضروری ہے کہ وہ خواتین یا محارم سے تعلیم حاصل کریں۔ پردہ میں رہتے ہوئے غیر محرم سے بھی تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے۔ بہر حال عورتوں کو لکھنا پڑھنا سیکھنا چاہیے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

[فتاوی اصحاب الحدیث]

جلد: 1 صفحہ: 421